شان میں گستاخی کا حق حاصل نہیں، اور نہ ہم رواداری کے نام پر انھیں یہ حق دینے کے لیے تیار ہیں۔ دورِ حاضر میں انسانی حقوق کے نام پر بہت گرد اڑائی جا رہی ہے، مگر کیا گستاخی بھی انسانی حق ہے؟ اللہ پاک کے پیغمبروں کی اہانت، انسانی حقوق میں شامل نہیں (ص ۲۲۴)---محمد عطاء اللہ صدیقی صاحب نے مقدمے میں لکھا ہے: کتاب پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ پاکستان اقلیتوں کے لیے جنت ہے کیوں کہ یہاں اقلیتوں کو شعائر اسلامی کا مذاق اُڑانے اور ہر طرح کی اشتعال انگیز مہم جوئی کی اجازت ہے۔

محمد صدیق شاہ بخاری نے ملّی دردمندی اور ایک گہرے جذبہ حمیت کے ساتھ، مگر توازن و اعتدال سے موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ مسلم مذہبی طبقے، سیاست دانوں اور صحافتی حلقوں کے ہاں پائی جانے والی عدم رواداری کی بھی بجاطور پر نشان دہی کر دی ہے۔

یوں تو ساری کتاب ہی اپنے موضوع پر ایک معلومات افزا اور دل چسپ دستاویز ہے کیوں کہ اس سے پہلے رواداری کے موضوع پر ایسی جامع کتاب کبھی مرتب نہیں کی گئی، مگر کتاب کے بعض حصے بے حد چشم کشا اور عبرت انگیز ہیں اور ''اے کشتۂ ستم! تری غیرت کو کیا ہوا'' کی دعوت ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

Studies in Hadith، [مطالعۂ حدیث] پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت۔ ناشر: کلیہ علوم اسلامیہ والسنہ شرقیہ، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۱۹۴۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

اُمت مسلمہ کے لیے اسوۂ حسنہ، اطاعت واتباع ذاتِ نبویؐ ہے، اور حدیث وسنت ہی اس کا بنیادی ذریعہ ہے۔ ائمہ حدیث نے حدیث کی صحت وثقاہت کے لیے ایسے کڑے معیار قائم کیے ہیں کہ شاید ہی علوم اسلامیہ کے کسی دوسرے فن میں اس کی مثال ملتی ہو، جیسے: اصولِ روایت و درایت، اسناد کا علم، جرح وتعدیل اور فن اسماء الرجال وغیرہ۔ اس کے علاوہ حدیث نبویؐ سے کماحقہ استفادے کے لیے معجم (انڈکس) واشاریے بھی مرتب کیے ہیں۔

سترھویں اور اٹھارھویں صدی عیسوی میں مستشرقین نے علومِ اسلامیہ بالخصوص علوم الحدیث پر مختلف اعتراضات کیے۔ جواب میں ائمہ حدیث اور محققین اسلام نے ان کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا مگر یہ کام زیادہ تر عربی اور اُردو زبانوں میں ہوا۔ انگریزی میں خالص علمی وتحقیقی کام جن محققین نے کیا ان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ڈاکٹر احمد حسن، ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی، ڈاکٹر زبیر احمد صدیقی، اور زیرنظر کتاب کی مصنفہ ڈاکٹر جمیلہ شوکت صاحبہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ علومِ اسلامیہ کی استاذ ہیں اور علوم الحدیث پر خصوصی مطالعے کا ذوق رکھتی ہیں۔ آپ نے مسند امام اسحق بن راھویہ پر تحقیقی کام کر کے کیمبرج یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی سند لی تھی۔